ABC CERTIFIED
آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ روزنامہ
بے باک صحافت کا ترجمان (اطلاعات)
DAILY ETTELAAT KARACHI
روزنامہ اطلاعات کراچی
بانی سیدہ زاہدہ سلطانہ
چیف ایڈیٹر طاہر ملک
ایڈیٹر: میاں طارق جاوید
ETTELAATKHI@GMAIL.COM
جلد نمبر: 27 | 19 ربیع الاول 1448 بدھ 02 ستمبر 2026ء | قیمت 10 روپے | شمارہ: 148

اسلام آباد ہائیکورٹ کا عمران خان اور بشریٰ بی بی کو قید تنہائی میں نہ رکھنے کا حکم

عمران خان کو روزانہ کی بنیاد پر اخبارات اور کتابیں فراہم کی جائیں، اور انہیں جیل رولز کے مطابق طبی سہولیات فراہم کی جائیں: اسلام آباد ہائیکورٹ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ جیل قوانین کے مطابق بانی پی ٹی آئی کی فیملی سے ملاقات کروائی جائے، اور عمران خان کی بیٹوں سے ٹیلی فونک گفتگو کروائی جائے

اسلام آباد (ویب رپورٹ/اسلام آباد ہائیکورٹ) اسلام آباد ہائیکورٹ نے بانی پی ٹی آئی عمران خان اور بشریٰ بی بی کو قید تنہائی میں نہ رکھنے کا حکم دیا، اسلام آباد ہائیکورٹ کے جسٹس طارق محمود جہانگیری نے بانی پی ٹی آئی کی فیملی سے ملاقات کروانے کا حکم دیا، اسلام آباد ہائیکورٹ نے کیپٹل ٹیلی ویژن کو بانی پی ٹی آئی کی ٹیلی فونک گفتگو کروانے کا حکم دیا، اسلام آباد ہائیکورٹ نے بانی پی ٹی آئی کو اخبار اور کتابیں فراہم کرنے کا حکم دیا، اسلام آباد ہائیکورٹ نے بانی پی ٹی آئی کو طبی سہولیات فراہم کرنے کا حکم دیا، اسلام آباد ہائیکورٹ نے کیپٹل ٹیلی ویژن کو بانی پی ٹی آئی کی ٹیلی فونک گفتگو کروانے کا حکم دیا، اسلام آباد ہائیکورٹ نے بانی پی ٹی آئی کی فیملی کو ملاقات

ABC CERTIFIED
آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ روزنامہ
سے باکس صفحات کا ترجمان (اطلاعات)
DALIY ETTELAAT KARACHI
روزنامہ اطلاعات کراچی
روزانہ سیدہ لاہور اطلاعات
چیف ایڈیٹر مظاہر ملک
ETTELAATKHI@GMAIL.COM
ایڈیٹر: میاں طارق جاوید
پبلشر سید محمد کمال نے محمدی پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شرق بلڈنگ آفس نمبر 103 کورٹ روڈ کراچی سے شائع کیا۔ (ریزیڈنٹ ایڈیٹر: تحسین کمال)

چودہ ننھی جانیں اور ریاست کی اصل ترجیح

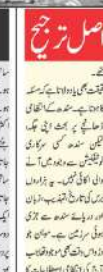

تحریر: ظاہر ملک
چیف ایڈیٹر روزنامہ اطلاعات کراچی

اسلام آباد کے صاف ستھرے پاکستان کا دارالحکومت کہلانے والا شہر اس شہری اہمیت کو دگرگوں کر رہا ہے۔ سڑک کے سیاحتی اور انتظامی اختیار کا مرکز ہونے جیسا پاور ہاؤس، بیوروکریٹ، ایوان صدر، وزیراعظم ہاؤس، وفاقی وزارتیں اور قومی ادارے موجود ہیں۔ اسی شہر میں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (PIMS) بھی واقع ہے، جو ملک کے بڑے وفاقی سرکاری اسپتالوں میں شمار ہوتا ہے۔ 26 اگست 2026 کی صبح اسی اسپتال کی نرسری میں نئی ماں آئی آئی نے چودہ نومولود بچوں کی زندگیاں تھوک دیں۔ وہ بچے سنگین حالت میں پیدا ہوئے تھے، جنہیں ریاست سے سیاست تک کا مجموعی انتظام کہا جاتا ہے۔ اس حقیقت کا مطلب خطرناک ہے کہ اسلام آباد کے وفاقی اسپتال میں موجود نومولود بچے کیا ایک ایسے ریاستی نظام کے حوالے کیے گئے تھے جو ان کی حفاظت کرنے کے بجائے ان کی زندگی کا خاتمہ کر رہا تھا۔ اصل سوال یہ ہے کہ دارالحکومت کے ایک بڑے وفاقی اسپتال میں نرسری کے اندر اتنی بڑی تعداد میں نومولود بچوں کی زندگی کیوں ختم ہوئی؟ کیا یہ محض انتظامی کوتاہی تھی یا اس کے پیچھے کوئی اور وجہ تھی؟ کیا یہ واقعہ ایک ہی دن میں پیش آیا تھا یا اس کے پس منظر میں کوئی مسلسل انتظامی لاپرواہی کا سلسلہ کام کر رہا تھا؟ کیا نرسری کے اندر صفائی، حفاظتی انتظامات اور طبی نگرانی کے معیارات کیا تھے؟ کیا خطرات کی بازگشت پہلے سنائی دی تھی؟ کیا بیرونی نظام، آکسیجن لائنوں اور طبی آلات کا تکنیکی معائنہ بروقت کیا گیا تھا؟ اور کیا انتظامیہ کو معلوم تھا کہ کسی معمولی پیچیدگی کے نتائج کتنے تباہ کن ہو سکتے ہیں؟ اسپ سے زیادہ تشویش اس وقت پیدا ہوتی ہے جب حادثے کی بنیادی وجہ کے بارے میں مختلف سرکاری بیانات سامنے آئیں۔ کہیں شارٹ سرکٹ کا ذکر ہوا، کہیں ایئر کنڈیشنر کے کمپریسر میں دھماکے کو وجہ بتایا گیا اور کہیں آکسیجن سے متعلق آلے میں پیدا ہونے والی پیچیدگی کو ابتدائی سبب قرار دیا گیا۔ حتمی تحقیق سے پہلے کسی ایک امکان کو حقیقت سمجھ لینا درست نہیں، لیکن مختلف بیانات اس امر کا تقاضا ضرور کرتے ہیں کہ تحقیق مضبوط رکھی جائے۔ یہ بڑے سرکاری اسپتال میں برقی اور طبی نظام کا ریکارڈ، وارڈ سیکٹیلی آسیلیٹنگ مینٹیننس رپورٹس، ڈیوٹی روسٹر، لیکروں کی فوٹیج اور ایمرجنسی لائٹ موجود ہونے چاہئیں۔ ان دستاویزات سے معلوم ہو گا کہ خرابی اچانک پیدا ہوئی یا پہلے سے موجود تھی اور اگر پہلے سے موجود تھی تو اسے درست کیوں نہیں کیا گیا۔ پھر انتظامیہ کا کہنا ہے کہ واقعے کے وقت دو ڈاکٹر، دو نرسیں اور سیکیورٹی اہلکار موجود تھے۔ آگ لگتے ہی امدادی کارروائی شروع کی گئی، ایک نومولود کو نرسری سے نکالا گیا، ماں کو نرسری سے باہر لے جایا گیا اور تمام مائیں بچاؤ کی کوشش کی گئی، جبکہ آگ وارڈ کے 73 مریضوں کو محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا۔ انتظامیہ کے مطابق 35 فائر ایکسٹنگوئشرز استعمال ہوئے اور تمام ایمرجنسی راستے کھلے اور فعال تھے۔

سانحات سے سبق کب سیکھیں گے؟

حرفِ توفیر
نوید پرکے ظفری

سانحات صرف چند جانوں کے ضیاع کا نام نہیں ہوتے، بلکہ یہ پورے نظام کے بے عکس ہونے کا اعلان ہوتے ہیں۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں اکثر کسی سانحے کے بعد تحقیقات ہوتی ہیں، کمیٹیاں بنتی ہیں، رپورٹس تیار ہوتی ہیں، ذمہ داریوں کا تعین کیا جاتا ہے، مگر پھر کچھ عرصہ بعد وہی سانحہ کسی اور شکل میں دہرا دیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک سانحہ ختم نہیں ہوتا، بلکہ اسے دوبارہ سہنے کے لیے ہم دوبارہ زندہ رہتے ہیں۔ سانحات ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ہم ماضی سے سیکھنے کے بجائے ماضی کو دہرانے کے عادی ہو چکے ہیں۔ سانحہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہم مسائل کو حل کرنے کے بجائے ان پر وقتی مرہم رکھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ہم حادثے کے بعد افسوس کرتے ہیں، مذمت کرتے ہیں، اور پھر اگلے سانحے کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ رویہ ہمارے اجتماعی شعور کی کمزوری کا واضح ثبوت ہے۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں ادارے اپنی ذمہ داری کو محض کاغذی کارروائی سمجھ لیتے ہیں۔ رپورٹس تیار ہو جاتی ہیں، فائلیں بند ہو جاتی ہیں، مگر زمینی حقائق جوں کے توں رہتے ہیں۔ جب تک ادارے اپنی کارکردگی کو عملی سطح پر نہیں جانچتے، تب تک سانحات کا سلسلہ رکنا ممکن نہیں۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں احتساب کا نظام کمزور ہے۔ جب کسی ادارے میں کوئی سانحہ پیش آتا ہے تو سب سے پہلے سوال یہ ہونا چاہیے کہ ذمہ داری کا تعین کیوں نہیں ہوتا؟ کیا ہم نے کبھی سوچا ہے کہ ہر سانحے کے بعد کتنے افسران کو سزا دی گئی؟ کتنے اداروں نے اپنی کارکردگی کا جائزہ لیا؟ کتنے قوانین میں تبدیلی کی گئی؟ اگر جواب نفی میں ہے تو یہ سوال اور بھی اہم ہو جاتا ہے کہ ہم سانحات سے سیکھنے کے بجائے ان کو بھولنے کے عادی کیوں ہو گئے ہیں؟ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں عوام کا اعتماد ریاستی اداروں پر کمزور ہو چکا ہے۔ جب لوگ یہ سمجھنے لگیں کہ ان کی حفاظت کا ذمہ دار ادارہ خود ہی کمزور ہے، تو پورا نظام سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔ یہ اعتماد کا بحران ریاست کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں میڈیا کا کردار کبھی کبھی سنسنی خیز رپورٹنگ تک محدود رہ جاتا ہے۔ میڈیا کا کام صرف خبر دینا نہیں، بلکہ سوال اٹھانا، ذمہ داری کا تعین کرنا اور عوام کو باشعور بنانا بھی ہے۔ جب میڈیا سنسنی خیزی کے بجائے سنجیدہ تجزیے اور مسلسل فالو اپ کا راستہ اختیار کرے گا، تب ہی سانحات کے اثرات کم ہو سکیں گے۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں تربیت کا فقدان ہے۔ ہر ادارے میں ایسے ماہر افراد کی ضرورت ہے جو ہنگامی صورتحال میں فوری ردعمل دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ہسپتال، ریسکیو، ٹریفک پولیس، فائر بریگیڈ اور دیگر اداروں میں تربیت کا فقدان ہمیں بار بار نقصان پہنچاتا ہے۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں شہری ذمہ داری کا شعور ابھی کمزور ہے۔ ہم اکثر ریاست سے شکایت کرتے ہیں، مگر خود اپنے گرد و پیش کی صفائی، ٹریفک کے اصول یا ماحول کے تحفظ میں اپنا کردار ادا نہیں کرتے۔ جب تک ہر شہری اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھے گا، تب تک ریاست کی کوششیں ادھوری رہیں گی۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں قانون سازی اکثر وقتی ردعمل کے طور پر ہوتی ہے۔ سانحہ ہوا، میڈیا نے شور مچایا، ایک قانون بنا دیا گیا۔ مگر اس قانون کا نفاذ کیسا ہے، اس پر کوئی سوال نہیں اٹھتا۔ قانون سازی کا مقصد سانحات کو روکنا ہے، مگر اگر قانون پر عمل درآمد ہی نہ ہو تو یہ قانون محض کاغذ کا ایک ٹکڑا رہ جاتا ہے۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں ادارے ایک دوسرے سے الگ تھلگ کام کرتے ہیں۔ ہسپتال، پولیس، ریسکیو اور انتظامیہ اگر مربوط انداز میں کام کریں تو بہت سے نقصانات سے بچا جا سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ ہر ادارہ اپنی الگ دنیا میں مصروف ہے اور یہی رویہ سانحات کو جنم دیتا ہے۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں میڈیکل ایمرجنسی کا نظام کمزور ہے۔ ایمبولینس کا نظام، فرسٹ ایڈ کی سہولت اور ہسپتالوں میں ایمرجنسی وارڈز کی کارکردگی ہر سانحے کے بعد سوال بن جاتی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ سانحات کم ہوں تو ہمیں ایمرجنسی نظام کو مضبوط کرنا ہوگا۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں میڈیا کا کردار کبھی کبھی سنسنی خیز رپورٹنگ تک محدود رہ جاتا ہے۔ میڈیا کا کام صرف خبر دینا نہیں، بلکہ سوال اٹھانا، ذمہ داری کا تعین کرنا اور عوام کو باشعور بنانا بھی ہے۔ جب میڈیا سنسنی خیزی کے بجائے سنجیدہ تجزیے اور مسلسل فالو اپ کا راستہ اختیار کرے گا، تب ہی سانحات کے اثرات کم ہو سکیں گے۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں تربیت کا فقدان ہے۔ ہر ادارے میں ایسے ماہر افراد کی ضرورت ہے جو ہنگامی صورتحال میں فوری ردعمل دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ہسپتال، ریسکیو، ٹریفک پولیس، فائر بریگیڈ اور دیگر اداروں میں تربیت کا فقدان ہمیں بار بار نقصان پہنچاتا ہے۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں شہری ذمہ داری کا شعور ابھی کمزور ہے۔ ہم اکثر ریاست سے شکایت کرتے ہیں، مگر خود اپنے گرد و پیش کی صفائی، ٹریفک کے اصول یا ماحول کے تحفظ میں اپنا کردار ادا نہیں کرتے۔ جب تک ہر شہری اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھے گا، تب تک ریاست کی کوششیں ادھوری رہیں گی۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں سانحات کو یاد رکھنے کا رواج کمزور ہے۔ ہم ہر سانحے کو چند دن یاد رکھتے ہیں، پھر اگلے سانحے کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ رویہ ہمارے اجتماعی شعور کی کمزوری کا واضح ثبوت ہے۔ سانحات ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں ادارے ایک دوسرے سے الگ تھلگ کام کرتے ہیں۔ ہسپتال، پولیس، ریسکیو اور انتظامیہ اگر مربوط انداز میں کام کریں تو بہت سے نقصانات سے بچا جا سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ ہر ادارہ اپنی الگ دنیا میں مصروف ہے اور یہی رویہ سانحات کو جنم دیتا ہے

اطلاعات 01

سید اسد اللہ حسین، احمد سلمان، حسین نسیم، نسیم جہر اور خالد عرفان سمیت دیگر شعراء اپنے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس موقع پر ادبی تنظیم ''بزم اردو'' کی جانب سے ادبی خدمات کے اعتراف میں خصوصی طور پر نوجوان شاعر احمد سلمان کو ایک ایوارڈ دیا گیا۔ اس موقع پر ادبی تنظیم ''بزم اردو'' کی جانب سے ادبی خدمات کے اعتراف میں ادبی

کمشنر کراچی سید حسن نقوی کراچی ورائٹی سیوینگ کارپوریشن کے حب واٹر پمپنگ اسٹیشن کا دورہ کر رہے ہیں

کمشنر کراچی کا حب واٹر پمپنگ اسٹیشن کا دورہ

چیئرمین منگھوپیر جان عالی خوارنگلی بروہی نے کمشنر کراچی کو منگھوپیر ٹاؤن سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی

پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی، کچرے کی ٹھکائی، جاری ترقیاتی منصوبوں اور دیگر شہری مسائل سے آگاہ کیا گیا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کمشنر کراچی نے اپنی کمشنر دوسٹ علی ڈاؤد احمد زمیں کے ہمراہ کراچی ورائٹی سیوینگ کارپوریشن کے حب واٹر پمپنگ اسٹیشن کا دورہ کیا، جہاں پانی کی فراہمی کے نظام اور درپیش مسائل کا تفصیلی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1

ہمیں اور صوبے کے عوام کو سندھ کی کسی بھی شکل میں تقسیم قبول نہیں

ارکان اسمبلی

ہم بھی سندھ کی تقسیم کے حق میں نہیں مگر سندھ میں بیڈ گورننس اور ناانصافی کا سلسلہ بند ہونا چاہیے، اختیارات نچلی سطح تک منتقل کئے جائیں، ایوزیشن ارکان

سندھ کی 37 فیصد آبادی کراچی میں رہتی ہے، جو ڈویژن میں ان کو انتظامی یونٹس بنایا جائے۔ انتظامی یونٹس بنیں گے تو پیسوں کی تقسیم تمام یونٹس میں ہوگی، انجینئر منان

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سندھ اسمبلی نے منگل کو سرے سے ون منٹ پارلیمانی کے کئی شارٹ مطلوبہ سندھ کی تقسیم کے خلاف اور نئے صوبوں کی تشکیل سے متعلق تحریک التوا، بریک بحاری بحث جس میں حکومت اور اپوزیشن کے متعدد ارکان نے حصہ لیا، حکومتی ارکان نے اپنے اپنے مؤقف کا اظہار کیا، کہیں اس موقعے کے عوام کو سندھ کی کسی بھی شکل میں تقسیم قبول نہیں، پیپلز پارٹی کے ایک رکن نے کہا کہ سندھ کا تجزیہ کیا جائے، جو بھی بحاری بحث جس میں

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 19

اردو مرکز کے زیر اہتمام فریئر ہال میں قومی مشاعرے کا انعقاد

صدارت معروف شاعر عزم انصاری نے کی قومی مشاعرے میں روایتی فرشی نشست کا اہتمام کیا گیا

معروف شعرا افراد شعور، عباس تابش، اقبال خاور، فیاض عادل، جاوید صبا و دیگر نے حاضرین کو محظوظ کیا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی کے ذریعہ تشنہ کا اہتمام کیا گیا، جس کی صدارت معروف شاعر عزم انصاری نے کی قومی مشاعرے میں روایتی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1

پولین اور میکلا پاکستان نے ڈرٹ ٹریک آف پاکستان 2026 میں نو ایوارڈز جیت لیے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) پولین اور میکلا پاکستان نے ڈرٹ ٹریک آف پاکستان 2026 میں مجموعی طور پر نو ایوارڈز اپنے نام کر لیے، جس میں دو گولڈ، دو سلور اور پانچ بلیک ایوارڈز شامل ہیں۔ دونوں برانڈز کو مارکیٹنگ، پریک ریسٹرنٹ، میڈیا، ایجنسی، کانٹینٹ کی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 19

ٹنڈو جام زرعی یونیورسٹی میں معمولی بات پر دو طلبہ گروپوں میں تصادم

کرسی پر بیٹھنے کی معمولی بات پر دو طلبہ گروپوں کے درمیان جھگڑا شدت اختیار کر گیا، افراد زخمی

زخمیوں میں روشن علی کھوسو، گل زمان کھوسو، زاہد مگرانی، جمل مگرانی و بلوچ، الیاس کرمانی سمیت سات طلبہ شامل ہیں

ٹنڈو جام (نامہ نگار) ٹنڈو جام زرعی یونیورسٹی میں معمولی بات پر دو طلبہ گروپوں میں تصادم، متعدد زخمی ہوگئے۔ واقعہ کرسی پر بیٹھنے کے معمولی تنازعے سے شروع ہوا، جو بڑھ کر ہاتھا پائی اور مارپیٹ میں تبدیل ہوگیا۔ ذرائع کے مطابق تصادم میں روشن علی کھوسو، زاہد مگرانی، جمل مگرانی و بلوچ، الیاس کرمانی سمیت سات طلبہ زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں سے چار کو ٹنڈو جام زرعی یونیورسٹی ہاسپٹل منتقل کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق تصادم میں لاٹھیاں، ڈنڈے اور ہاکیاں استعمال کی گئیں، جس کے نتیجے میں ہاسٹل کے کمروں کو نقصان پہنچا۔ زخمی طلبہ کے ورثا نے یونیورسٹی انتظامیہ سے واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 2

اسٹیڈیم چار ڈرٹ ڈرائیونگ گروپ میں شرکت داری، گھر خریدنے والوں کیلئے خصوصی سہولت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اسٹیڈیم چار ڈرٹ ٹریک پاکستان اور ڈرٹ گروپ نے کراچی میں ڈرائیونگ گروپ کے رہائشی منصوبے گروپ ریزیڈنسی میں ویلیوز رکھنے والے صارفین کیلئے خصوصی فنانسنگ کی سہولت فراہم کرنے کے حوالے سے شراکت داری قائم کر دی ہے۔

کوئی ایسا کام نہیں ہوگا کہ جس سے صوبہ سندھ کی تقسیم ہو

سعید غنی

ایم کیو ایم کے ارکان کی باتوں سے تاثر نکل رہا ہے کہ دو صوبے کی بات نہیں کر رہے ہیں، صوبہ سندھ کے آسمل صوبے کی کوئی تقسیم نہیں چاہتی ہے

کچھ ممبران نے یہاں تک کہا ہے کہ سندھ ہماری ماں ہے اور اس کی تقسیم کیسے چاہ سکتے ہیں، وزیر محنت و افرادی قوت سندھ

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وزیر محنت و افرادی قوت و سماجی تحفظ سندھ سعید غنی نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے بیٹھے تھی، ارکان نے تقریریں کیں، اور ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اس میں ہمارا پتا چلا ہے کہ وہ صوبے کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ وہ بات صاف اور واضح کر رہے کہ کوئی ایسا کام نہیں ہوگا کہ جس سے صوبہ سندھ کی تقسیم ہو یا ایک ہے (ارکان صاحبان) کہہ رہے ہیں کہ سندھ کی تقسیم نہیں ہونی چاہئے، ہم سب کا کام ہے